نابالغ بچے کا بے وضو قرآنِ پاک چھونا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Sar 7009

تاریخ:21-07-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عموما مساجد میں صبح وشام محلے کے چھوٹے نابالغ بچے قرآن پڑھنے آتے ہیں اوروضو کا طریقہ سمجھانے کے باوجود صحیح ومکمل وضو نہیں کرپاتے اوریونہی قرآن یاسپارے پکڑ لیتے ہیں، توکیاان کا بے وضو قرآن یاسپارے پکڑنا، جائزہے یانہیں؟ نیزبچوں کوبے وضو قرآن دینے پر قاری صاحب گنہگار ہوں گے یانہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو چھوٹے نابالغ بچے صبح وشام ناظرہ قرآن پڑھنے کے لیے مساجد میں آتے ہیں،انہیں قرآن دینے سے پہلے وضو کروانا چاہیے تاکہ انہیں وضو کا طریقہ آئے اوراس کی عادت بنے،البتہ ان پر وضو کرنا فرض نہیں ہے،بے وضو بھی قرآن کو چھوسکتے ہیں،کیونکہ یہ ابھی احکامِ شرع مثلا:وضو،غسل،نمازوروزے کے مکلف نہیں اوراگربے وضو ہونے کی وجہ سے قرآن چھونے سے منع کیا جائے،تو یہ بچپنے کی وجہ سے وضو کرنے میں سستی کریں گے اورلا محالہ بالغ ہونے تک قرآن پڑھنے اوریاد کرنے کو موئخر کریں گے اوراگر ان کے بالغ ہونے کاانتظار کیا جائے،توپھر قرآن پڑھنے،حفظ کرنے میں کمی واقع ہوگی،جس بِنا پر شریعت نے بچوں کو بے وضو قرآن چھونے کی رخصت دی ہے۔

قاری صاحب یاسرپرست کوچاہیے کہ بچے کووضو کرواکر قرآن دیں،لیکن اگربے وضو بھی قرآن پکڑادیا،توبھی قاری صاحب وغیرہ پر کوئی گناہ نہیں۔

نابالغ کوبے وضو قرآن چھونے کی اجازت کے بارے میں مجمع الانہر میں ہے:”ولا مس صبي لمصحف ولوح لأن في تكليفهم بالوضوء حرجا بها وفي تأخيره إلى البلوغ تقليل حفظ القرآن فرخص للضرورة“ ترجمہ:نابالغ بچے کاقرآن یاجس تختی پر قرآن لکھاہو،اسے چھونامکروہ نہیں،کیونکہ بچوں کو وضو کامکلف

بنانا، انہیں مشقت میں ڈالنا ہے اور قرآن پڑھنے کو بلوغت تک مؤخر کرنے میں حفظِ قرآن میں کمی واقع کرنا ہے ،لہذا ضرورت کی بنا پر نابالغ بچوں کو رخصت دی گئی ہے۔

(مجمع الانہر، کتاب الطہارۃ، ج01، ص26، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

تبیین الحقائق میں ہے:"وکرہ بعض أصحابنا دفع المصحف واللوح الذی کتب فیہ القرآن الی الصبیان ولم یر بعضھم بہ بأسا وھو الصحیح لأن فی تکلیفھم بالوضوء حرجا بھم وفی تأخیرھم الی البلوغ تقلیل حفظ القرآن فیرخص للضرورۃ" ترجمہ: ہمارے بعض اصحاب نے قرآن پاک اور وہ تختی جس پر قرآن لکھا ہو، بچوں کو دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس میں کوئی حرج نہ جانا اور یہی صحیح ہے، کیونکہ بچوں کو وضو کا مکلف بنانے میں حرج ہے اور اگر ان کے بالغ ہونے تک قرآن انہیں نہ دیا جائے، تو حفظِ قرآن میں کمی واقع ہو گی، لہذا بوجہ ضرورت بچوں کو قرآن پاک دینے کی رخصت دی گئی ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ج1، ص58، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بچوں کے بے وضو قرآن پکڑنے پر قاری صاحب کے گنہگار نہ ہونے کے بارے میں علامہ محمد امین ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:" أن الصبی غیر مکلف والظاھر أن المراد لا یکرہ لولیہ أن یترکہ یمس "ترجمہ: کیونکہ نابالغ غیر مکلف ہے اور ظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اگر بچے کا سرپرست اسے قرآن چھونے دے ،تو سرپرست کے لیے بھی مکروہ نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب سنن الغسل، ج1، ص174، مطبوعہ دار الفکر)

نابالغ کو قرآن دینے سے پہلے وضو کرانے کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"نابالغ پر وُضو فرض نہیں، مگر ان سے وُضو کرانا چاہیے، تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔" (بہار شریعت، ج01، ص302، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر قادری عطاری

29ذیقعدہ1441ھ/21جولائی2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے